بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

گائے کا گوشت بلاشبہ حلال ہے، اوراس کا کھانا بلا کراہت جائز ہے، بعض روایاتِ حدیث میں گائے کے گوشت کو بیماری کہا گیا ہے، یہ حدیث الفاظ کے تھوڑے بہت فرق کے ساتھ مختلف کتبِ حدیث میں مذکور ہے، مستدرک حاکم کے الفاظ یہ ہیں:

عليكم بألبان البقر وسمنانها وإياكم ولحومها فإن ألبانها وسمنانها دواء وشفاء ولحومها داء۔

آپ نے سوال میں جواردو عبارت نقل کی ہے، اگر یہ بعینہ حدیث کا ترجمہ ہے توان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث نہیں مل سکی، تاہم گائے کے گوشت سے متعلق روایات کے بارے میں محدثین کا کہنا ہے کہ ان روایات میں مخصوص علاقوں کے لئے گائے کے گوشت کے طبی نقصان کو بتایا گیا ہے، یعنی گائے کے گوشت میں جو طبی نقصانات ہیں ان کے پیش نظر اس سے بچنے کا مشورہ دیا ہے۔ اطباء نے گائے کے گوشت کے متعلق کہا ہے کہ اس کا گوشت خشک ہوتا ہے، اور حجازِ مقدس کی آب وہوا بھی خشک ہے، خشک آب وہوا میں خشک چیز کا استعمال مضر ہوسکتا ہے، چنانچہ اس سے بچنے کا مشورہ دیا گیا، اس کے برخلاف گائے کا دودھ اور مکھن تر ہیں جو خشک علاقہ کے لئے موزوں اور مفید ہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے کے دودھ اور مکھن کو باعثِ شفا فرمایا؛ لہٰذا اگر کسی علاقے کا موسم خشک نہ ہو تو وہاں گائے کا گوشت مضرِ صحت بھی نہیں ہوگا۔ اور یہ سب تفصیل بھی اس وقت ہے جبکہ یہ حدیث صحیح ہو، اگر یہ حدیث ضعیف ہو جیسا کہ بہت سے محدثین نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، تو اس حدیث سے گائے کے گوشت کو مضر ثابت کرنا ہی درست نہیں، اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ (مأخذہ تبویب: ۱۴۱ح/۹۲، ۱۱/۳۰۱)

فی مستدرك للحاكم: (حديث رقم: ٨٣٤١)

عن عبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود عن أبيه عن النبی صلى الله عليه وسلم قال: عليكم بألبان البقر وسمنانها وإياكم ولحومها فإن ألبانها وسمنانها دواء وشفاء ولحومها داء هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه۔

وفی السنن الكبرىٰ للبيهقی: (ج۹، ص۳۴۵)

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان الله عزوجل لم ينزل داء الا وضع له شفاء الا السام فعليكم بألبان البقر فانها ترم من كل شجر۔ عن مليكة بنت عمرو الجعفية انها قالت لها عليك بسمن البقر من الذبحة أو من القرحتين فان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان ألبانها أو لبنها شفاء وسمنها دواء ولحمها أو لحومها داء۔

وفی کشف الخفاء: (ج ٢، ص ٧٠)

علیکم بألبان البقر وسمنانها وإیاکم ولحومها فإن ألبانها وسمنانها دواء وشفاء ولحومها داء۔رواه الحاکم عن ابن مسعود مرفوعا قال فی الأصل وکتبت فیه جزئا ومما أوردته فیه ما صح أنه صلی الله علیه وسلم ضحی عن نسائه بالبقر ولکن قال الحلیمی هذا لیبس الحجاز ویبوسة لحم البقر ورطوبة لبنها وسمنها فکأنه یری اختصاص ذلك به وقال فی التمییز وتساهل الحاکم فی تصحیحه وقد ضحی النبی صلی الله علیه وسلم عن نسائه بالبقر وکأنه لعدم تیسر غیره أو لبیان الجواز وإلا فهو لا یتقرب إلی الله بالداء وقیل إنما خصص ذلك بالبقر فی الحجاز لیبسه ویبوسة لحم البقر ورطوبة ألبانها وسمنها واستحسن هذا التأویل۔

وفی فیض القدیر :(٤/٤٥٨)

علیکم بألبان البقر فإنها دواء وأسمانها شفاء من کل داء کما فی الحدیث الذی قبله وإیاکم ولحومها أی احذروا أکلها فإن لحومها داء قال الحلیمی : إنما قال ذلك لأن الأغلب علیها البرد والیبس وبلاد الحجاز قشیفة یابسة فلم یأمن إذا انضم إلی ذلك الهواء أکل لحم البقر أن یزیدهم یبسا فیتضرروا بها وأما لبنها فرطب وسمنها بارد ففی کل منها الشفاء من ضرر الهوی اه۔قال الزرکشی : وهو تأویل حسن قیل وهذا یعارضه ما صح أنه ضحی عن نسائه بالبقر۔ابن السنی وأبو نعیم فی الطب النبوی ك فی باب الطب عن ابن مسعود قال الحاکم : صحیح وأقره الذهبی وقال النسائی : قد تساهل الحاکم فی تصحیحه قال الزرکشی : قلت بل هو منقطع وفی صحته نظر فإن فی الصحیح أن المصطفی صلی الله علیه وسلم ضحی عن نسائه بالبقر وهو لا یتقرب بالداء۔الخ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم